

سرسید

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی لکھنؤ

اُسے دستور! مجھ کو یہ بات کہ زیادہ خوش کرنے والی نہیں ہے کسی مسلمان نے ہی، اسے یا اہم، اسے کی ڈگری حاصل کرنی ہے، میری خوشی تو م کو قوم بنانے کی ہے۔

» کوئی قوم جس کو اپنے بچوں اور قوم کی تعلیم کی خواہش ہو جب تک وہ تعلیم اپنے ہاتھ میں نہ لے سکے اس کا پورا ہونا غیر ممکن ہے۔

» میں تم سے سچی بات کہتا ہوں کہ قومی تعلیم اور قومی عزت ہم کو اس وقت تک حاصل نہیں ہونے گی جب تک ہم اپنی تعلیم کا کام خود اپنے ہاتھ میں نہ لیں گے۔ گوئی کس قدرت سے خار ہے کہ وہ ہمارے تمام مقاصد کی تکمیل کر سکے۔

» مسلمانوں کو یہ شرم نہیں آتی کہ مشنری تعلیم گاہوں میں وہ اپنے لوگوں کو بھیجتے ہیں ان کو جوش پیدا نہیں ہوتا۔ ان کو غیرت نہیں آتی۔ (سرسید)

سرسید نے تعلیم کے مسئلے پر مختصر انفا میں مختلف قوموں پر چون خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بہت واضح اور صاف ہیں، انھوں نے انگریزوں کی تقلید کی دعوت نہیں دی بلکہ انھوں نے مسلمانوں کو تعلیمی مسئلے کو اپنے ہاتھ میں لینے کی ترغیب دی۔

برسالت، اگر کوئی سرسید سے بڑے جوش خروش سے منایا جاتا ہے، کھانے پینے کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ کچھ تقریریں بھی ہو جاتی ہیں۔

یہ اس محسن اعظم کو خراج عقیدت ہے جو اولاد کو آئندہ پیش کرتے ہیں گویا وہ کام وہ دہن کی لذتوں کیلئے زندگی بھر جدوجہد کرتا رہا اور وہ وصیت کر گیا کہ میرے مرنے کے بعد تم سالانہ عرس کرتے رہنا اور کھانے خاص اہتمام رکھنا۔

مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا یہ دن نے عزم و ہمت اور نئے نئے منصوبوں کو بروئے کار لانے کیلئے منایا نہیں جاسکتا۔

سرسید نے اپنے بڑھاپے کے ایام میں، ملت اسلامیہ کو نئی زندگی دینے کیلئے جیسی مشقت کی اور اس کیلئے دن رات جدوجہد کی اگر اس کا عشر مشیر بھی کرتے کیلئے تیار ہو جائیں تو ہر سال پتہ نہیں کتنے نئے نئے لوگوں سے قائم ہو جائیں، کتنے اخبار اور رسالے شایع ہونے لگیں کتنی لائبریریوں قائم ہو جائیں، کتنے ٹیکھل اسکول کھل جائیں، کتنے کوچنگ سنٹر قائم ہو جائیں اور اس طرح قوم کی تعمیر کا وہ عظیم کام جو سرسید نے فرسردا کیا تھا وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔

خوشی سے دیکھا جائے تو ملک میں جدید ادارے سب سرسید کی تحریک کے بیجوں میں ہیں لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا یہ مقصد ہم سے فوت ہوتا گیا۔ نئے اداروں کے قیام کی کوشش خالی ہی خالی ہے۔ زیادہ تر نئے ادارے جو خستہ حال ہیں ان کو نپوں رکھنے کا جھگڑا اور مقدمہ بازی کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ گویا عملی خراج عقیدت ہم اس طرح پیش کر رہے ہیں کہ اسلاف کے قائم کئے اداروں کو ترقی دینے کے بجائے انھیں اپنے اختیار اور ذوق اغراض کا ذریعہ بنا لیا ہے زیادہ تر تعلیمی ادارے ایسے ملیں گے جن کا فائدہ اور ملے ڈنگ بالکل زکارت رفتہ ہو چکے ہیں۔ بڑے بڑے رقبوں پر کھینچے ہوئے یہ ادارے زبان حال سے کہہ سکیں کہ دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت انگاہ ہو۔

کیا سرسید کا جن اسی طرح برباد ہوتا ہے گا اور ہم، اگر کوئی کو محض رسمی اور روایتی انداز سے مناتے رہیں گے۔

یہ بات کتنی تشویش ناک ہے کہ مسلم یونیورسٹی میں ۱۰۰۰ فیصد طلبا اپنے والد سے ہندی میں خط و کتابت کرتے ہیں، اس کے علاوہ لاکھوں بچے اپنی مادری زبان آدھے سے محروم ہو چکے ہیں۔ کیا سرسید زندہ ہوتے تو وہ خاموشی سے تاشالی رہتے یا اپنا سب کچھ بیونک دیتے۔

وقت کا تقاضا ہمیں ہے اور سرسید کی یاد ماننے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہر تعلیمی محاذ پر ڈٹ جائیں اور ہر سطح پر اس کیلئے جدوجہد کریں، جو ادارے قائم ہیں ان کو معیاری بنائیں۔ جہاں ادارے نہیں ہیں وہاں نئے ادارے قائم کریں۔

مجلس دعوت الحق کی قابل مطالعہ پیشکش

کلام صوفی
حضرت صوفی سید عبدالرب صاحب کی شخصیت علمی، ذہنی اور ادبی حلقہ کریم کی تعارف کی محتاج نہیں۔ صوفی سلسلہ نقیانی سے منسلک ایک مثالی مرد صوفی، اسلام کے وفادار مجاہد اور لڑنے والے تھے۔ ان کی تصویق نے آپ کو کمال شاعری اور ذوق سخن سے بھی ہم پور نوازا تھا۔ حضرت صوفی صاحب نے کلام کی ہر صنف محمود طبع آزمائی فرمائی ہے مگر حرارت ایمانی، جذبہ اصلاح اور لہجہ بیت آپ کے کلام کی وہ روح ہے جو ہر جگہ اور سننے والے کے قلب کو متاثر کرتے بغیر نہیں رہتی صوفی صاحب کا یہ ایمانی اور ادبی ذوق یوں تو سینکڑوں صفحات میں پھیلا ہوا ہے مگر اس کا ایک انتخاب "کلام صوفی" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم اور حضرت شاہ محمد ابراہیم صاحب ایم اے، اے ظلمت اعلیٰ کے قیمتی اور مطلوبت افزا مقدمات نے کتاب کی افادیت کو دو چندان کر دیا ہے۔ ۲۰۰۰ سے ۱۰۰۰ کے درمیان کے پانچ سو سے زائد صفحات، کتابت، طباعت، کاغذ، جلد، چھپواری۔۔۔ قیمت چالیس روپے - 40/-

اہم سفر
اس کتاب میں قرآن و حدیث اور عربوں کے کلام سے ایسے موثر مضامین اور عربی لغوی حکیایات و اشارت جمع کر دیے گئے ہیں جن سے سفر آخرت کی تیاری کی نظر پڑے۔ ساتھ ہی بیماری کے مسائل، تلقین، کلمہ، غسل، میت، لکھنؤ، فن، نماز، جنازہ اور ایصال ثواب کا سنوٹوں طریقہ نیز وصیت و میراث کے اہم مسائل بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔ کئی طرف عوام بلکہ خواص کو بھی تم ہی توجہ ہوتی ہے، خواجہ مایٹیل کے ساتھ۔ قیمت پانچ روپے - 5/-

تحریک ایمان
دینی دعوت اور تعلیمی جدوجہد کے بائیں حضرت صوفی سید عبدالرب صاحب نے لکھے ہوئے طویل ترین لکھی تھی، جس میں دنیا کے عام شرف و فساد اور فاضل مسلمانوں کی دینی برابری پر خون کے آنسو بہائے ہیں اور امت کے اہل در و کو جو دلائی ہے کہ طلب عوام مسلمین کی تحریک اور اللہ و رسول اور دن سے ان کا تعلق جوڑنے کیلئے تیسری جماعتوں کے طرز پر دعوتی دینی دعوت اور اصلاحی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صوفی صاحب نے یہ سارے مضامین جسے موثر اثر اور دروازوں اور ادب کے ہیں ساتھ ہی ساتھ تعلیمی کام کے اصول، ادب اور ایسے خود انگریزوں کے وعدوں کا بیان اور اس سلسلہ کے دوسرے مضامین ہیں۔ کتاب کے شروع میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کا مفصل مہسوطہ پیش لفظ بھی ہے۔ خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ۔ قیمت تین روپے - 3/-

نیا نصاب یعنی ماوراء دعائیں اور اسلامی آداب
اس کتاب میں روزہ کی سنوٹوں دعائیں، دعائیں، تبرک کے ساتھ نیکولنے، سونے جانے، کپڑے پہننے، مجلس میں بیٹھنے، بچوں سے ملنے مسجد جانے، سلام دہانہ، چھینک، جمائی، استنہار، وغیرہ کے اسلامی آداب نیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا مختصر آئینہ اور آپ کے خاص گروہوں کے نام وغیرہ نہایت ضروری جمع کر دی گئی ہیں۔ ساتھ ہی ایمانی جذبہ کو بھارتے والی نظیروں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ الغرض کتاب ہر مسلمان گھر کیلئے ضروری چیز اور ایمانی تحفہ ہے۔ صحیح اسلامیہ کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق کتاب۔ دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ جیت پیا پیا ہے۔

تذکرہ حضرت مصلح الامت مجدد
حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کی سوانح حیات
قیمت تیس روپے - 30/-

نقشہ دینی نصاب
انگریزوں کو ابتدائی قاعدہ ہی سے مدین کرام حروف کے خارج اور ہم دونوں کے اخفاظ انہما غنہ اور لام وار کے پڑ باریک پڑھنے کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے پڑھائیں تو بیکے اجتراری سے قاری ہو جائیں، چنانچہ اس سلسلہ کے ضروری قواعد آسان عبارت میں مختصر کے ساتھ اس نقشہ میں لکھ دیے گئے ہیں، نیز ہر اسلامی سکولوں میں جانے والے بچوں کیلئے کم وقت میں پڑھا یا جائے اور دینی نصاب اور تعلیم و تربیت کے بائیں کچھ مفید ہدایات بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ الغرض یہ نقشہ کتاب اسلامیہ کے مدین کرام کی خدمت میں ایک بڑی قیمت تحفہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ - 1/-

آسان روزی اور وہلا
روزی میں آسانی و برکت اور دشمنوں و بلاؤں و مصیبتوں سے حفاظت کیلئے ممتاز صوفی علمائین صاحب دامت برکاتہم نے غلظتہ نماز حضرت ولادت آری مولانا صاحبیت برکاتہم نے جوئے چند مسائل تا لیف فرماتے ہیں جن میں قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال سے اس سلسلہ کی دعاؤں اور معمولات کو جمع فرمایا ہے۔ آسان روزی اور وہلا قیمت 8/50

۲- آسان روزی کی قیمت 8/50، آسان روزی قیمت 2/-، راہ امن ایک روپیہ - 1/-

گجراتی دینی نصاب
دینی مضامین کے ساتھ گجراتی زبان لکھا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان ہر علاقہ سے فائدہ اٹھائے۔ اہتمام سے شائع کی گئی ہیں، جو گجراتی مسلمانوں کیلئے شکر کلمہ مضامین سے بھر پور ہے۔ اس سلسلہ کی تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

۱- گجراتی مختصر قیمت - ایک روپیہ
۲- ایمان مال پختی - قیمت تین روپے 3/-

۲- اسلامی بلدی چوٹی - قیمت پانچ روپے 5/-

نوٹ: تاجروں کو خریدنے کیلئے ادارہ کی تمام کتابوں پر خصوصی رعایت دی جائیگی۔

مجلد نویں یعنی تمام تذکرہ دعوت الحق کلدی۔ اتر گجرات

نذرانہ اعلیٰ
مولانا ابوالعزیز ندوی
مجلس راولپنڈی
شمس الحق ندوی
محمود الازہار ندوی
خط و کتابت کا پتہ:
نمبر تعمیر حیات
پوسٹ بکس نمبر ۹۳
ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔ انڈیا۔

نذر قراؤ
سالانہ : پچیس روپے
ششماہی : پندرہ روپے
فی پرچہ : ایک روپیہ پچیس

بیرون ملک
بحری ڈاک، جملہ ڈاک : ۱۰ ڈالر

فضائی ڈاک
ایشیائی ممالک : ۱۲ ڈالر
افریقی ممالک : ۱۵ ڈالر
یورپ و امریکہ : ۱۸ ڈالر

نوٹ
چیک، ڈرافٹ، ناظم ندوۃ العلماء
لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر
تعمیر حیات کے ذریعہ روانہ فرمائیں۔

اس دائرہ میں اگر صرف نشان ہے تو اس کا
مطلب یہ کہ اس شمارہ پر پانچ روپے جو چیک
ہے لہذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اس
کا یہ خادم، ندوۃ العلماء کا ترجمان،
آپ کی خدمت میں پہنچا رہے تو اس
چندہ مبلغ پچیس روپے ارسال فرمائیے
یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ چندہ یا خط بھیجیے
وقت اپنا نمبر فریاری لکھنا
نمبر پوسٹ

تعمیر حیات

پندرہ روزہ

شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

جلد نمبر ۲۲، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء مطابق ۱۰ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ شمارہ نمبر ۲۲

اخراجیہ
شمس الحق ندوی

خدا تو دیکھ رہا ہے

"مشہور واقعہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک رات گشت فرما رہے تھے۔ ایک گھر سے آواز آئی کہ بیٹی دودھ میں پانی لادو! لڑکی بولی امیر المؤمنین کا حکم ہے کہ دودھ میں پانی نہ لایا جائے۔ ماں نے کہا کیا امیر المؤمنین دیکھ رہے ہیں؟ لڑکی نے جواب دیا امیر المؤمنین نہیں دیکھ رہے ہیں خدا تو دیکھ رہا ہے۔"

یہ واقعہ اتنا نام ہے کہ معمولی پڑھا لکھا مسلمان بلکہ عالم تک اس سے واقف ہیں۔ اور اس کو سبق آموزی کے لیے بیان کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا خدا کے دیکھنے کا تعلق صرف دودھ میں پانی ملانے ہی سے ہے، کیا وہ کسی غائن کی خیانت کو نہیں دیکھتا؟ کیا اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والے کی کوتاہی کو نہیں دیکھتا؟ کیا جلا جو طبیعتوں کی حیلہ جوئی کا اسے علم نہیں ہوتا، کیا بے عذر کا عذر کرنے والوں کی کذب بیانی کی اسے خبر نہیں ہوتی؟ خدا سے واحد کی قدرت کا کلام اور اس سے سب و بصیر ہونے پر ایمان رکھنے والے ہر شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کو بندے کی ہر حرکت و عمل کی خبر ہوتی ہے، جب حقیقت یہ ہے تو پھر کوئی ماتحت اپنے افسر سے نظر ہٹا کر اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے کیوں مطمئن ہوتا ہے کہ افسر کو علم نہیں ہوا اس لیے اس کا یہ عمل صحیح ہے، افسر نے دیکھا نہیں تو کا نہیں اس لیے اگر ہم اپنی ذمہ داری پر دیر سے بیٹھے تو کوئی حرج نہیں، یہ کوئی قابل فکر بات نہیں اس لیے کہ ہمارا افسر ہمیں امانت دار و مستند سمجھتا ہے، افسر ماتحت کے نقطے سے ہمارا ذہن فوراً حکومت مشغول اور شنیدی کی طرف چلا جاتا ہے، جو اس میں شامل نہیں وہ افسری و ماتحتی کے دائرہ سے باہر ہے لہذا اس کے غائن یا امین ہونے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ کیا واقعہ ایسا ہی ہے؟ کیا شریعت اسلامی کا دائرہ ماتحت ہی محدود ہے؟

تو پھر کیوں نہ ہم افسری و ماتحتی کے اس محدود دائرہ کو اس لامحدود دائرہ تک وسیع کر دیں جس کو زبان نبوت نے اس طرح ادا کیا ہے: کلک و راج و کلکم مسئول عن رعیتہ

ہم افسری و ماتحتی کے اس لامحدود دائرہ میں اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ "خدا تو دیکھ رہا ہے" کا یقین و استحضار ہمارے اندر کس حد تک پایا جاتا ہے اور ہم اپنے فرض منصبی اور ذمہ داری کو ادا کرنے میں کس درجہ مستعد ہیں اگر اس پہلو سے ہماری زندگی میں کوئی خول یا جھول نظر آتا ہے تو ہمیں اس جگہ سے چونک جانا چاہیے کہ "خدا تو دیکھ رہا ہے" ہمارے اس دور کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ زمانہ کی برائی، حالات کا بگاڑ، معاشرہ کی خرابی تو ہر شخص بیان کرتا ہے۔ دوسروں کے عیب چن چن کر طشت از باہم کرتا ہے۔ لیکن یہ نہیں دیکھتا کہ برائی کو دور کرنے کی خود اس نے کیا کوشش کی، خود اپنے حالات کا جائزہ کیا یا اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کس حد تک مستعدی و چوکھی دکھائی۔

جب تک ہمارے اندر "خدا دیکھ رہا ہے" کا حقیقی شعور نہ پیدا ہوگا، ہم اپنی زندگی میں، اپنے ماحول و معاشرہ میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں لاسکتے۔ جب ہم ماحول و معاشرہ کا لفظ بولتے ہیں تو ہمارا ذہن فوراً شہر کے شہر کے ماحول اور دیہات کے گاؤں میں پہنچ جاتا ہے۔ ہمارا اپنا ماحول، مدرسہ کا ماحول، دانش گاہ کا ماحول، جماعت کا ماحول، صاف و دکھ دردور کا ماحول ہماری نگاہوں سے اوچھل ہوتا ہے، یا اگر ہوتا بھی ہے تو ہم اس میں کسی اصلاح یا احساس ذمہ داری کی ضرورت نہیں محسوس کرتے حالانکہ مدرسہ، دانش گاہ، جماعت اور صاف ہی کا محدود ماحول شہر و دیہات کے وسیع ماحول، پھر حکومت اور اس کے شعبوں کے ماحول اور حکومت کے شعبوں پر اثر انداز ہوتا ہے خود اس میں بڑی کمی پائی جا رہی ہے اور خطرہ کی بات یہ ہے کہ ذمہ داروں کو اپنی ذمہ داری کا وہ احساس نہیں جو ہونا چاہیے۔ ان کی صلاحیت کا

اس خطبے کا احساس جن لوگوں کو ہوا
واقف ہے کہ ان میں مولانا سعید الدین عثمانی صاحب
امیر شریعت بہار و اسی پیش پیش تھے، انہوں نے
بروقت رہنمائی کی اور اس کے خلاف ایک منظم

ایک فیصلہ کن مرحلہ
سپریم کورٹ کے فیصلے نے مسلمانوں
کو اپنے دین و شریعت سے وابستگی، اسلام سے وفاداری
اور غیرت و خودداری کے ایسے فیصلہ کن مرحلہ پر کھڑا
کمر دیا ہے،

اور تحریک چلانے اور ایک ادارہ قائم کرنے کا
فیصلہ کیا، طے ہو کہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۹۷۹ کو کئی
میں مسلم پرسنل لارگنٹیشن بنایا جائے، میں اور فریق
مخمس مولانا محمد نعیم صاحب ثانی اس سال رابطہ عالم
اسلامی کے اجلاس میں شریعت کے لئے جو باہر تفریق
میں ہو کر اجماعاً مقصد فرم گئے ہوتے تھے اور
قدرة حق سے فریفت کے بعد وہ اپنی کارکردگی
لیکن سزا کی ہیبت کے پیش نظر کم لوگوں نے
ایسے وقت ہندوستان واپس آنے کا فیصلہ کیا
جب حج میں صرف پندرہ فیصد ہی وہ باقی تھے اور
بہیمی کشمکش میں شریعت کی، پہل اس ادارہ کے
قیام کی تاریخ اور فیصلہات کو سب کا راز مقرر نہیں
صرف وہ باتوں کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے،
ایک ریلٹ مسلمہ شریعت کی الٹی کمل
نمائندگی اس سے پہلے کہ کچھ میں آئی تھی جی اس
کھونٹش کے وقوع نظر آئی، دوسرے کراس اجلاس کے
نتیجے میں ایک آل انڈیا مسلم پرسنل لار بورڈ کی تشکیل
میں آئی جس کے صدر عبدالغفار حضرت مولانا قادری
مؤظیب صاحب مرحوم تھے اور معلوم ہے بہت جوں
سیکریٹری مولانا سعید الدین عثمانی صاحب رحمانی
قرار پائے،

قاری صاحب مرحوم (جن کو اللہ تعالیٰ
نے ایک دل آویز و بھر پور شخصیت عطا فرمائی تھی)
کی صلاحت کی مندرجہ ذیل برقی مراسلے کا انعقاد تھا
راجی کے سالانہ اجلاس ۱۹۷۹ء کے موقع پر مرات
میں تہ تیغی کا سزاوار شہرت تھا، بعض معلقوں
کی طرف سے یہ الزام پیش کیا گیا لیکن میرے اس
کچھ برسے بے خاموش جھگڑے کو طوفان میں کشی
نہیں بدل جاتی، میرے لئے اس کا ایک بڑا بڑا
بیات بھی تھی کہ مولانا قادری مؤظیب صاحب جیسا
بذکار اور مرد دل عزیز صدر مناسک ہے اور اللہ
الہی مسلم پرسنل لار بورڈ جیسے شکر ادارہ کی
صلاحت کے لئے وہی حیرتوں ہیں، لیکن وہ جو
۱۹۷۹ء کو حضرت مولانا قادری مؤظیب صاحب
نے اس جہان فانی سے صلاحت کی اور ان کی
جگہ خالی ہو گئی، اس سال ۱۹۸۰ء کو پندرہ
تیس ماہ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لار بورڈ کا انعقاد

ہند کی تاریخ میں ایسے سنگین مرحلے پیش آئے
جو شاید اس سے پہلے پیش نہیں آئے اور جن میں
کے غیر معمولی حزم و عزم، امت کے نظم و ضبط عام
دین و دہان قانون کے علم و طاہر، ذہانت و وقار
اور عوام کے اقتدار و طاہت، جمہوریت، قانون
پر اعتقاد اور افضلیت و تسلیم کی غیر معمولی صلاحیت کے
ثبوت دینے اور ان شہور کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت
پیش آئی تھی، میرا اشارہ خاص طور پر اتر پردیش
کے بارے میں ہے، سپریم کورٹ کے اس ہنگامہ خیز فیصلہ
کی طرف ہے جو ۲۳ اپریل ۱۹۷۹ء میں دیا گیا
جس نے ملت کو اپنے دین و شریعت سے وابستگی
اسلام سے وفاداری اور غیرت و خودداری کے
ایک فیصلہ کن مرحلے پر کھڑا کر دیا، تقدیر الہی کی یہ
کار فرمائی (جس کی نکتوں کو کوئی نہیں جانتا)
کہ نازک فیصلہ کن مرحلہ جو نازک کامیابی کے ساتھ
گذرا گیا اور ملت نے اس میں فتح حاصل کر لی تو
عصر دراز تک کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ مسلمانوں
کا حاکم قانون عدالتوں کا تحفہ مرقع شدہ سے پرت
جاتے گا، جہ نوازوں کے درمیان میں بیٹیا
آیا جو محنت جمائی جو وہ جب دقت، براہ راست، اور
فصحت و فراغت کا طالب ہے، مشاہدہ بات
غیرت الہی اور رحمت الہی دونوں کو حرکت دینے
کا باعث بن جاتے ہیں، جن کے فیصلے اعلیٰ علیٰ حد
رکھنے والے قائدین اور اولوالعزم مصلحین بھی کوئی
کامیابی حاصل نہیں کر سکتے،

وَسَا لِعَمَلِ الْاِمْرِئِ عِنْدَ اللّٰهِ الْعِزِّزِ الْحَكِيمِ
کے لئے پور ڈی اے ایک کار گزار یا ہر
روشنی و دانائے بندگی کے ؟

سوال
شاید یہ بات غیرت الہی اور رحمت الہی دونوں کو حرکت دینے
لانے کا باعث بن جاتے ہیں، جن کے تغیر اعلیٰ سے اعلیٰ صلاحیت رکھنے
والے قائدین اور اولوالعزم مصلحین بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

جواب
آپ کو معلوم ہے کہ مسلم پرسنل
لار بورڈ کا اجلاس عام گذشتہ
مارچ ۱۹۷۹ء میں کلکتہ میں ہوا تھا اور وہ جلسہ
تیس اس کی سابقہ روایات کے مطابق مسلمانوں کے
مختلف ممالک میں مکمل نمائندگی تھی اور تقریباً تمام
مسلم ممالک میں اس وقت کو انشائیہ سے
فرقہ نشالی تھے، ملازمین زبانی تھا جو اردو اور گجراتی
میں چھپ گیا ہے اور اس میں مسلم کی نوعیت
واجبیت برائے اولیٰ علیٰ حد فیصلہ پلائے اندازے
کاشانی ڈال گئے ہیں، آخری اجلاس شریعتیہ چارک

۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء
میں ہوا جس میں محتاط انداز کے مطابق بائیں لاکھ
المان تھے جس نے ضرورت تھی اس میں خاص طور
سے مسلمانوں کو مخاطب کیا جائے اور خود ان کا
اور علمی اعتبار کیا جائے کہ وہ قانون خداوندی
خود کشا عمل کر رہے ہیں انہوں نے اس کے بارے
میں ضروری اختیار کر رکھے ہیں اس کا غیظی اور افسانوی
انگیزا بڑا ہے، یہ خطبہ بھی چھپ گیا ہے،
اس کے بعد بی بی بی دو اجلاس ہوئے
۱) پہلا اجلاس ۱۶ اپریل اور دو اجلاس ۲۱ اگست
کو دہلی میں ہوا، وزیر اعظم نے جیو کے پورڈے
ایک نامتو دفتر کا منظر ہوا، اس وفد میں
تمام سیاسی جماعتوں کے سربراہ اور وہ افراد
ترین افراد شریعت تھے، ۲۱ اگست کو وفد کی ہدایت
و گفتگو ایچ پی فضا اور پور سکون ناول میں ہوئی، وفد

الکرہ
اگر یہ نازک اور فیصلہ کن
مرحلہ کامیابی کے ساتھ اتر گیا
اور ملت نے اس میں کامیابی حاصل
کر لی تو عصر دراز تک کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ
کا ہوا اور قانون شریعت کا مرقع شدہ سے پرت
ہے جائے گا

نے وزیر اعظم کو یادداشت پیش کی اور اس کے
بعد ایک مسلسل نوٹ جو بہت غور و فکر اور مشورہ اور
تبادلہ خیال کے بعد مرتب ہوا تھا پیش کیا گیا
میں ان کے لئے نیکو کوششیں کئے گئے پورا مواد اور
ضروری معلومات فراہم کئے گئے تھے اور یہ کہ ان
کے لئے مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے کون سا
دستوری اور اعلیٰ آسان راستہ ہو سکتا ہے،
اس سلسلہ میں اتنا اور کہتا ہوں کہ
تعمیر حیات لکھنؤ کا آغاز کرتے ہوئے
راجپوتی سے کہا کہ ایچ پی امیر عرب شریعت
کی بھرپور بیہوشی نے آپ کے بنانا کوئی دل کی
کو بھی دیکھا ہے اور ان کی تقریریں بائیں لاکھنؤ
میں تھی ہے، اور جو بول رہی تھی اور ان کے کو بہت
سے دیکھا اور ان کا اچھا زمانہ پایا ہے، لکھنؤ میں ہے
اور خاص طرح کے خاندانی و تعلیمی ماحول کی وجہ سے
تحریک خلافت اور تحریک آزادی سے لے کر ایسی
کوئی تحریک نہیں تھی جس کا میں نے قریب سے
مطالعہ کیا ہے اور اس کے اثرات نہ دیکھے ہوں
میں اپنی اس طویل واقفیت کی روشنی میں یہ کہہ سکتا ہوں
کہ اس سلسلہ پر کم سے کم مسلمانوں کے مختلف مکاتب
نیپال، بھارت، پاکستان، بنگالہ اور دیگر
بڑے بڑے کام انجام دے سکتے ہیں اور کتنے
بڑے خطرات سے اپنے کو بچا سکتے ہیں،

سوال
مسلم کے اس روش پر ہلو
اور افادیت کے ساتھ جو ہر

تعمیر حیات لکھنؤ
فورے میں اور ان پر کوئی حرج نہیں کی ہے
مستزاکان وفد نے، میں نے جناب غلام محمد
بات، والا، سید شہاب الدین اور الحاج ابراہیم
سلمان شہزادہ نامی تھے، مسٹر پروردی ڈالی اور
پندرہ طریقہ پر اس کی وکالت کی،
آل انڈیا مسلم پرسنل لار بورڈ نے جب
رمضان المبارک میں جمعہ اور اربعہ کو پندرہ شریعت
منانے کا فیصلہ کیا، تو پورے ملک میں بڑے وقار
و احترام اور کسی حرجے بازی اور گناہ کے بغیر
دن منایا گیا، مسلمانوں نے اس میں اور وزیر اعظم
اور وزیر قانون کو احتجاجی شیکر ام نرت سے روز
کے گئے کہ اس سے پہلے شہزادہ ہوا، اس وقت
جب تحفظ شریعت کا ہفت منانے کا فیصلہ کیا گیا تو
مسلمانوں کے مختلف مسلک رکھنے والے جماعتوں اور
مکتبہ فکر نے تحفظ شریعت کا ہفت منانے میں
کسی جماعتی عصیت کا مظاہرہ نہیں کیا، انہوں نے
اس موقع پر مکمل آم آہنگی، اتحاد، جذبہ تعاون اور
ملی غیرت و وحدت کا ایسا ثبوت دیا ہے اور دے
رہے ہیں جس کی تمنائے صد سے تھی، اور اگر یہ کہوں
تو بے جا بات نہ ہو گی کہ سپریم کورٹ کے فیصلے
مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کو بہت پیڑا کرنے کا
ایسا کام کیا جو شاید پوری تاریخ میں کسی اور
طرح انجام نہ پایا ہو، تحفظ شریعت کا ہفت بہار
دارایہ اور یوں میں منایا جا چکا، دوسری باتوں
میں باقی ہے، ہر جگہ جلسے غیر معمولی طور پر کامیاب
رہے، اور سال کے بعد مسلمانوں میں وہ

جواب
آپ نے یہ سوال کے بارے
دل و دماغ کے داغ کہن
ناہ کر دینے اور نامتھی کو کھینچنا یاد کیا ہے، یہ
ناخوش گوار غرض انجام دینا ہی ہے کہ لاکھوں انسان
جن میں مبلغ ذوالی مری گوارہ کر
کر رہے ہیں بھی کرتا ہے کار شریعتی
مجھ سے زیادہ غم (جو خطرہ نہیں شاہد ہوتا ہے)
مسلمانوں کی ان دو کمزوریوں یا بیماریوں سے ہے
تو دل پر پتھر رکھ کر کہتا ہوں کہ ہندوستان کی حد تک
ملی مزاح بننا چاہا ہے، ایک عجلت و بیخبری، وہ
یکہ کھٹکنا یا طویل المدت اور ہر آن اور پندرہ چھاپا
کے مسلمان ہتھیار سروسز جانے کے قابل ہیں
وہ چاہتے ہیں کہ جو ہم فتح شروع ہوئی ہے وہ سوتا
غروب ہونے سے پہلے کامیاب ہو جائے چاہتے
اور بڑے منڈے جڑ جاتی چاہتے، مسائل کو کامیابی
سے حل کرنے میں ایک بڑا ایجنڈہ (FACTOR)
جو وہ عمل، قوت، برداشت اور بلند توصلیٰ ہے مسلمانوں
کی، تاریخ نہیں تمام زندہ و فلاح قوموں کا تاریخ
دختر سیرت نبوی جس سے ہر شوکر ہمارے لئے کوئی
اسوہ اور نمونہ نہیں، فتح و شیریں، سرد و گرم زینب
و فزار کے مناظر کا نمونہ، اور ایک طویل ہر آزار، اور
نہ وہ گوارا جہد کی درد دہے، تحریکات اور
ہمات کی تاریخ بھی ہمیں سبق دیتی ہے لیکن
ہندوستانی مسلمانوں کا مزاج اس کے برعکس
ہر محرکہ کو چٹکیوں میں فتح کر لینے کا فائل ہے
اپنی تحریک کے دو حصے ہفتہ میں ہی
میں تھا، وہاں ہمارا شہر مسلم پرسنل لار بورڈ کی
کمیٹی کا جلد تھا، مجھے بھی اس میں شرکت کا موقع
ملا، سنجیدہ اور تعمیری انداز میں گفتگو کا سلسلہ جاری
تھا اور ہفتہ تحفظ شریعت منانے کے لئے ضروری
اقدالات پر غور کیا جا رہا تھا کہ ایک ایک فرقہ
کوڑھے ہوئے اور انہوں نے ایک ممنوعہ برہمن
شروع کیا کہ زندہ قوموں اور ملکوں کا فائدہ ہے کہ
جب کوئی جماعت کسی مسئلہ کے حل کرنے میں ناکام
ہو جاتی ہے، تو وہ جھپٹ جاتی ہے اور درودوں
کے لئے جھگڑا کر دیتی ہے، اپنی طویل رت ہو گیا

جواب
آپ کو معلوم ہے کہ مسلم پرسنل
لار بورڈ کا اجلاس عام گذشتہ
مارچ ۱۹۷۹ء میں کلکتہ میں ہوا تھا اور وہ جلسہ
تیس اس کی سابقہ روایات کے مطابق مسلمانوں کے
مختلف ممالک میں مکمل نمائندگی تھی اور تقریباً تمام
مسلم ممالک میں اس وقت کو انشائیہ سے
فرقہ نشالی تھے، ملازمین زبانی تھا جو اردو اور گجراتی
میں چھپ گیا ہے اور اس میں مسلم کی نوعیت
واجبیت برائے اولیٰ علیٰ حد فیصلہ پلائے اندازے
کاشانی ڈال گئے ہیں، آخری اجلاس شریعتیہ چارک

مسلمان بلکہ دین کے لئے تسلیم نہیں ہے آپ
کو اس سلسلہ میں سے براہ نظر ہو سکتا ہے
آپ نے صرف ہندوستان کی بلکہ تمام مسلمان
کی علی لکھی، اصلاحی اور تجدیدی تاریخ لکھی ہے
اور آپ نے عالم اسلام کا رباط و رکش سے لے کر
سری لنکا و بنگلہ دیش تک سفر کیا ہے اور ان ملکوں
کو ان کی کمزوریوں سے آگاہ اور خطرات سے ہوشیار
کیا ہے، ہم آپ سے یہ سننا چاہتے ہیں کہ اس
سفر میں (جو ہندوستان کے مسلمانوں کی تاریخ
مکمل کی حیثیت رکھتا ہے) سب سے زیادہ
مشورہ گزار گئی کوئی ہے جس سے آپ زیادہ
شعور کر رہے ہیں ؟

جواب
آپ نے یہ سوال کے بارے
دل و دماغ کے داغ کہن
ناہ کر دینے اور نامتھی کو کھینچنا یاد کیا ہے، یہ
ناخوش گوار غرض انجام دینا ہی ہے کہ لاکھوں انسان
جن میں مبلغ ذوالی مری گوارہ کر
کر رہے ہیں بھی کرتا ہے کار شریعتی
مجھ سے زیادہ غم (جو خطرہ نہیں شاہد ہوتا ہے)
مسلمانوں کی ان دو کمزوریوں یا بیماریوں سے ہے
تو دل پر پتھر رکھ کر کہتا ہوں کہ ہندوستان کی حد تک
ملی مزاح بننا چاہا ہے، ایک عجلت و بیخبری، وہ
یکہ کھٹکنا یا طویل المدت اور ہر آن اور پندرہ چھاپا
کے مسلمان ہتھیار سروسز جانے کے قابل ہیں
وہ چاہتے ہیں کہ جو ہم فتح شروع ہوئی ہے وہ سوتا
غروب ہونے سے پہلے کامیاب ہو جائے چاہتے
اور بڑے منڈے جڑ جاتی چاہتے، مسائل کو کامیابی
سے حل کرنے میں ایک بڑا ایجنڈہ (FACTOR)
جو وہ عمل، قوت، برداشت اور بلند توصلیٰ ہے مسلمانوں
کی، تاریخ نہیں تمام زندہ و فلاح قوموں کا تاریخ
دختر سیرت نبوی جس سے ہر شوکر ہمارے لئے کوئی
اسوہ اور نمونہ نہیں، فتح و شیریں، سرد و گرم زینب
و فزار کے مناظر کا نمونہ، اور ایک طویل ہر آزار، اور
نہ وہ گوارا جہد کی درد دہے، تحریکات اور
ہمات کی تاریخ بھی ہمیں سبق دیتی ہے لیکن
ہندوستانی مسلمانوں کا مزاج اس کے برعکس
ہر محرکہ کو چٹکیوں میں فتح کر لینے کا فائل ہے
اپنی تحریک کے دو حصے ہفتہ میں ہی
میں تھا، وہاں ہمارا شہر مسلم پرسنل لار بورڈ کی
کمیٹی کا جلد تھا، مجھے بھی اس میں شرکت کا موقع
ملا، سنجیدہ اور تعمیری انداز میں گفتگو کا سلسلہ جاری
تھا اور ہفتہ تحفظ شریعت منانے کے لئے ضروری
اقدالات پر غور کیا جا رہا تھا کہ ایک ایک فرقہ
کوڑھے ہوئے اور انہوں نے ایک ممنوعہ برہمن
شروع کیا کہ زندہ قوموں اور ملکوں کا فائدہ ہے کہ
جب کوئی جماعت کسی مسئلہ کے حل کرنے میں ناکام
ہو جاتی ہے، تو وہ جھپٹ جاتی ہے اور درودوں
کے لئے جھگڑا کر دیتی ہے، اپنی طویل رت ہو گیا

سوال
مسلم کے اس روش پر ہلو
اور افادیت کے ساتھ جو ہر

مسلم پرسنل لار بورڈ کو عمل میں لائیں کہ اس
لئے اس کو اپنی اپنی ناکامی کا فقر کر لینا چاہئے
اور درودوں کو کام کا موقع دینا چاہئے، جو کہ
اپنی افادیت اور ان کے برعکس ہونا چاہئے
میں نے کہا کہ ایک ایسا نڈہ ہفتہ کی علامت ہے
آپ نے یہ روایات دینے کے لئے کہ وہاں جہاں
انہوں نے تحریک آزادی کے سلسلہ میں نہ اپنے
تعمیری شعوروں کی گھمیل لے سکتے ہو وہ عمل سے کام لیا
اور اپنے رہنماؤں کو کام کرنے کا نڈہ طویل مدتی
گاڑھی ہوئی یا مادی یا دوسرے ہندو سیاسی ایڈ
اور غرضی ہمار، انہوں نے کتنے سکون والے بیان قلب

جواب
آپ نے یہ سوال کے بارے
دل و دماغ کے داغ کہن
ناہ کر دینے اور نامتھی کو کھینچنا یاد کیا ہے، یہ
ناخوش گوار غرض انجام دینا ہی ہے کہ لاکھوں انسان
جن میں مبلغ ذوالی مری گوارہ کر
کر رہے ہیں بھی کرتا ہے کار شریعتی
مجھ سے زیادہ غم (جو خطرہ نہیں شاہد ہوتا ہے)
مسلمانوں کی ان دو کمزوریوں یا بیماریوں سے ہے
تو دل پر پتھر رکھ کر کہتا ہوں کہ ہندوستان کی حد تک
ملی مزاح بننا چاہا ہے، ایک عجلت و بیخبری، وہ
یکہ کھٹکنا یا طویل المدت اور ہر آن اور پندرہ چھاپا
کے مسلمان ہتھیار سروسز جانے کے قابل ہیں
وہ چاہتے ہیں کہ جو ہم فتح شروع ہوئی ہے وہ سوتا
غروب ہونے سے پہلے کامیاب ہو جائے چاہتے
اور بڑے منڈے جڑ جاتی چاہتے، مسائل کو کامیابی
سے حل کرنے میں ایک بڑا ایجنڈہ (FACTOR)
جو وہ عمل، قوت، برداشت اور بلند توصلیٰ ہے مسلمانوں
کی، تاریخ نہیں تمام زندہ و فلاح قوموں کا تاریخ
دختر سیرت نبوی جس سے ہر شوکر ہمارے لئے کوئی
اسوہ اور نمونہ نہیں، فتح و شیریں، سرد و گرم زینب
و فزار کے مناظر کا نمونہ، اور ایک طویل ہر آزار، اور
نہ وہ گوارا جہد کی درد دہے، تحریکات اور
ہمات کی تاریخ بھی ہمیں سبق دیتی ہے لیکن
ہندوستانی مسلمانوں کا مزاج اس کے برعکس
ہر محرکہ کو چٹکیوں میں فتح کر لینے کا فائل ہے
اپنی تحریک کے دو حصے ہفتہ میں ہی
میں تھا، وہاں ہمارا شہر مسلم پرسنل لار بورڈ کی
کمیٹی کا جلد تھا، مجھے بھی اس میں شرکت کا موقع
ملا، سنجیدہ اور تعمیری انداز میں گفتگو کا سلسلہ جاری
تھا اور ہفتہ تحفظ شریعت منانے کے لئے ضروری
اقدالات پر غور کیا جا رہا تھا کہ ایک ایک فرقہ
کوڑھے ہوئے اور انہوں نے ایک ممنوعہ برہمن
شروع کیا کہ زندہ قوموں اور ملکوں کا فائدہ ہے کہ
جب کوئی جماعت کسی مسئلہ کے حل کرنے میں ناکام
ہو جاتی ہے، تو وہ جھپٹ جاتی ہے اور درودوں
کے لئے جھگڑا کر دیتی ہے، اپنی طویل رت ہو گیا

سوال
مسلم کے اس روش پر ہلو
اور افادیت کے ساتھ جو ہر

۳۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء
کی اذیتوں، غیبی تنبیہ، سزاؤں، پھول اور افراد
خانان کے نمائندہ کو برداشت کر سکتا ہے اور اس
کی پیشانی پر پھول نہیں آسکتی، لیکن تہاہم اور ہم کو
کشتی اور ملت کا خلد نلے جلنے سے اس کا دل
چوڑھو چھاپا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کا دل
جاتے ہیں کسی نے کہا ہے کہ ایک بڑا بڑا
عمر کے لوگ تھے، ۶۱ سال کو سال پوچھ لے لے
کوہا ہے تو قی مسلمان اور ہمیں وہ خط میں ایسے
مہلتے ایسے اعتدالی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے
کہ شخص نے اس کی تعمیری روح کو ہی سنبھالے
ایر لائن میں فاروق اعظم کے مقام کا آدمی نہ ہو

سوال
ایک بات اور پوچھنے کی
جرت کرتا ہوں اس لئے کہ
ایک اردو اخبار میں جو کچھ زیادہ حد درجہ غلط تھا
لیکن ہر حال ایک خط میں پڑھا ہے، یہ بات
مجھے گہمی ہے کہ نہ ہانڈے کے نہیں ہیں نے یہ
سال مسلمانوں کو کچھ خوشی
کے بارے میں بحث انکشاف میں ڈال دیا ہے
سید شہاب الدین صاحب نے اس مستوری اور
ذمہ داری کا ثبوت نہیں دیا جس کی ان سے توقع
تھی اور جس کا وہ عاجز و مہمل کرتے تھے، ہندو کا
پیروی اس اہتمام میں غرضی اور ثابت کیا
ہیں کی گئی جس کی منیت تھی اور اس میں ان کی
کونای کو دخل ہے، اخبار نے یہ بات آپ کے
کسی نمونہ کے لئے ہے اور اس سے بڑی
غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے،

جواب
یہ بات بھی اس میں غرضی
کی گڑھی کو ایک تجربے
جس کا میں نے بھی رد کیا ہے، ملی مزاج کی یہ
کمزوری اور غیر ذمہ داری نہ کہ نڈہ ہفتہ کی
محافت کا سبب بر آجاتے تو وہ خط ہو رہی ہے
اس لئے کہ اس کے پھیلنے کا دار و مدار ہندو ہے
میں سید شہاب الدین صاحب نے اس بات کو
ہوں، وہ جب فاروقی جسے مجھے صحیح سمجھا
عرب میں ہندوستانی احکامات کا فائدہ نہ ہو گیا

اس وقت سے دانت ہوں، اللہ تعالیٰ نے ان کو
منازی فراغت یعنی زبان، تامل اور تقویت اور اگر
تخلی و تکرر کی ضرورت ملے اور قانونی ہے
یورو نے ان کی ان صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہا،
اور جب وہ پائمنٹ کا عہدیت سے آزاد ہو سکے
تو بارہ اشرفوں کی ترتیب، مسلم پائل کے مسئلہ کو
انگریزوں میں امران پائمنٹ اور امران قانون کے
ساتھ پیش کرنے میں ان کی ذہانت، تجربہ اور
ظہور نے فائدہ اٹھانے کے مواقع فراہم کیے،
اور انہوں نے پیشہ و فرائض نہایت خوش سلیقہ سے
اد کیا، خود بخود اس کا ذاتی تجربہ کرنے سے بعض
اہم خطرات سے بچنے کے مواقع فراہم ہوئے،
(Mulla's Law of Muslim Marriage) ان کی انفرادی صلاحیتوں و
قانونی صلاحیت کا آغاز ہے۔

میں متاع کے لفظ کی تشریح میں اور لفظ بائو کو
عہد کے لفظ لفظ دیکھ کر کوئی سابق سابق
سے الگ کر کے پیش کیا ہے ان کے بارے میں
ہمارے علم کے دن اور اس طور پر ان کی انفرادی
لاہور کے وقت قدر اور ان جوہر پاکستان کے علم پر
تاریخی تعلیمی اداروں کے سربراہ و ذمہ دار ہیں، مقوسے
کی زبان کو یوں نہیں استعمال کرتے اور ان کی تعلیمی حکم
لگا کر مسلم معاشرے سے ان کو نہیں خارج کرنے تاکہ
دوسرے اس حکومت مائل کریں اور ایسی جرات سے
کام نہ لیں؟

جواب

آپ نے ایک معقول بات
پوچھی ہے، اور اس کے دوسرے
اہل علم کا ان اپنی رائے کے انہار میں آزاد ہیں لیکن
اہم خطرات سے بچنے کے مواقع فراہم ہوئے، اسلام کو
(Mulla's Law of Muslim Marriage) ان کی انفرادی صلاحیتوں و
قانونی صلاحیت کا آغاز ہے۔
تجربہ میں اس مندرجہ کی پیشہ میں
انگریزی واقعات پیش آئے ہیں جن سے کہتے
تاکرین و دفعہ میں کہہ رہے ہیں، جن کا تعلق غیر مسلم
قانون سے تھا۔ اس کو پیش ہونا خادہ عہد ہی ہو سکتے
اور ایک خود کار لائسنس دیا گیا جس نامور لائسنس
پاسی کو مل کر پوری کے لئے کیا گیا تھا اور انہوں
نے اس کا عہدہ بھی کیا تھا انہوں نے عین موقع پر
معذرت کر دی، دوسرے ماضی مسلمان جن کا تعلق
خانہ کبار سے تھا، ان کا بھی یہی انتقال ہو گیا اس
مقور سے وقت میں جو کہ کیا گیا تھا خادہ کیا گیا
لیکن فیصلہ جرح سے لے کر اسلام ہو سکتے اور
عمیق نظر انسان دیکھ سکتا ہے کہ کچھ پہلے سے گویا
جرح سے پہلے تھے اور ان کو اس ادارہ میں فیصلہ کرنا
تھا، اس میں یہ شہاب میں مساب کی کوئی غلطی
نہیں وہ خود بہ خود کمزور نہیں کرتے تھے
اور انہوں نے یہی پوری کر دی، اگلے فیسوں سے کہ
ایک انبار کی اس خبر فریڈرلڈ روش سے ہاسٹیک
لاگن اور مخلص قومی کانکن کی پوزیشن خراب ہوئی
اور پھر ایسی عادت و روایت کے خلاف اس مسئلہ
کے ساتھ اس کی تردید کرنی پڑی،

سوال

مسلمانوں میں سے بعض حضرات
انہیں سے تعجب قابل عارفانہ
سے کام لیا ہے اور اس پر کورٹ کے فیصلے کے
اس جرح کی حمایت کی ہے کہ عہدہ کو سابق شوہر کی
طرف سے (جب کہ دوسری شادی نہ کرے)
حیات گزارا جائے تو اس میں کیا حرج ہے
اور اگر اس کا حکم شریعت میں نہیں ہے تب بھی اس کا
ماننا یا ماننا نہیں ہے یا کیا فائدہ ہے کہ قانون کو
کوئی تھوڑی سی تبدیلی سے ترمیم ہو جائے؟
جائے اور اگر اس میں ترمیم ہی نہیں ہو جاتی ہے
تو یہ کوئی بڑی عیبت نہیں آتی، یہ عہدہ کے
اجتماع میں جو ہمہ رخ نظر کرتے آئے ہیں اور
ان کو بہت نہیں بنانا چاہئے، نیز انہوں نے فریقین

جواب

وہ سوال بھی ضرور دیکھیں گے
مسئلہ کا کوئی اہم پہلو شریعت نہ رہے

سوال

آپ کے نزدیک اس مسئلہ
اور اس اہم دینی دینی اہم مسئلہ
میں اب کرنے کے کام چاہیں، اور آئندہ کا
نظام عمل کیا ہوگا؟

جواب

آپ نے بہت مہربانی اور
سوال کیا، اس امر پر یوں
بڑی مہربانی اور مہربانی اور مہربانی اور مہربانی اور
اولیوں اور اہم ترین کام کو مسلمانوں میں شریعی
قانون پر عمل کرنے کی دعوت و تبلیغ ہے، ہم کے ہم
اور مرکزی اجازت حقوق الزمان، اسلامی تعلیمات اور
اسوئے نبوی کے مطابق ازدواجی زندگی گزارنا مقصد
و حقیقت اور قرآنی الفاظ میں - جعل بیکن سورۃ
درجہ - کے اصول پر ایسی ازدواجی و عہدہ کی زندگی
گزارنا جس میں موت و حیات اور نعت کا عنصر
غالب ہو، صلہ، بزرگی، شریعی تقسیم، طلاق کے
حق کا معرفت شریعی بلکہ سنسن و فز برائے استعمال ہو
و القواللہ الذی یسار لکون بہ
والاورد امد
اور اس اللہ سے تقوی اختیار کریں
کے واسطے سے ایک دوسرے مانگتے
اور قرآن مجید کے باب بیگانہ تفسیر
کی اسی بابت قرآنی پرنسپل جو تمام انسانی اسلامی
اخلاقی پہلوؤں اور گوشوں پر عادی ہے اس کے
لئے ایک طوفانی اہم جاننے کی ضرورت ہے
جس کے اثر سے شہرہ و شہرت کوئی قبضہ اور گناہوں اور
مسلمانوں کوئی خود بخود خاندان بھی نئے خرابی سے
ذریعہ، اس لئے مساب کے خرابی کی طرح
فاس و عطا، اسلامی اہتمام و تقریبات انہار
و رسائل اور مبلغ عام کے ساتھ ذرا ہی بڑی بڑی
سے استعمال ہوتے ہیں، ہم سے نزدیک بنیادی
کام ہے، اور ان میں ان مشکلات اور خرابیوں کا
اصل علاج ہے جنہوں نے اس وقت ایک نامک
مسئلہ کی صورت اختیار کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ کا
دعا ہے،

سوال

ایک آخری سوال کی اور
اجازت چاہتا ہوں جو اپنی
اہمیت اور افادیت میں کچھ سوالات کے ہم میں
اور میرے خیال میں بہت سے حساس اور حقیقت
پسند مسلمان اور اشرافیہ کے ذہن میں یہ سوال
گشت کرنا ہے؟

جواب

وہ سوال بھی ضرور دیکھیں گے
مسئلہ کا کوئی اہم پہلو شریعت نہ رہے

۲- دوسری صورت یہ ہے کہ مسلمان تعلیم یافتہ طبقہ
اور ملک کے اشراف و اشرافیت پسند غیر مسلموں کو
اسلام کے عالمی نظام کی برتری، اس کے مفاد
عقلی تعلیم اور عظمت انسانی کے مطابق ہونے کو
دو جہوں سے ہم کو دانا، رؤف و رحیم اور خلاق کا
اور مہربان نوع انسانی کا بنانا چاہئے، علمی انارز
نا قابل تردید لائل اور مذاہب اور عالمی قوانین اور
نظاموں کے تقابلی مطالعہ کے ساتھ انگریزی اور
ہندی اور علاقائی زبانوں میں پیش کیا جائے، ایوں
تولیس تحقیقات و نشریات اسلام ذوالعہدہ
دکھتھو مرکزی پرنسپل لائنس ڈیویژن کی بکٹ بکٹ بکٹ بکٹ
اسلامی ہندو دینی اور میں دوسرے بعضی دینی
اوروں کی طرف سے متعدد و قبیح چیزیں شائع
ہو چکی ہیں، لیکن اس میں دست ترقی اور اضافہ
کی ضرورت ہے، اس موضوع پر صاحب نظر
صاحب ایمان ماہرین قانون اور اہل علم سے
کتابیں لکھوائی جائیں، سمجھ بوجھ منہ بکے جائیں
جن میں مالک عربیہ کے جوئی کے فائدہ و مہربان
فہر اسلامی کو دعوت دی جا سکتی ہے اور میں بھی
رابطہ عالم اسلامی کی ایجنسی الفقیہ (مسائل حقیقت
کی ایک نئی) کا بنیادی رکن ہونے کی بنا پر اس کی
ذمہ داری لے سکتا ہوں کہ وہ اس دور کے ایک
کھیل کے، اور شوق سے شرکت کریں گے، اس
سلسلے میں اس موضوع پر ہر دور سے علمی مسائل
ڈائلگ (DIALOGUE) کا انتظام کرنا
بھی ضرور ہوگا، اور بعض اہل فکر اس سلسلہ پر سنجیدگی
سے غور کر رہے ہیں،

سوال

تعمیری اور ایک بنیادی ضرورت اس
بات کی ہے کہ اگر یہ بائو کو عدت کے لیے بائو
و رسائل اور مبلغ عام کے ساتھ ذرا ہی بڑی بڑی
سے استعمال ہوتے ہیں، ہم سے نزدیک بنیادی
کام ہے، اور ان میں ان مشکلات اور خرابیوں کا
اصل علاج ہے جنہوں نے اس وقت ایک نامک
مسئلہ کی صورت اختیار کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ کا
دعا ہے،

سوال

ایک آخری سوال کی اور
اجازت چاہتا ہوں جو اپنی
اہمیت اور افادیت میں کچھ سوالات کے ہم میں
اور میرے خیال میں بہت سے حساس اور حقیقت
پسند مسلمان اور اشرافیہ کے ذہن میں یہ سوال
گشت کرنا ہے؟

جواب

وہ سوال بھی ضرور دیکھیں گے
مسئلہ کا کوئی اہم پہلو شریعت نہ رہے

انصاف و قانون کے امر و نہی کی زمین

مولانا عبد الکریم پاریکھ

ادھر کئی دنوں سے مسلم پرنسپل لاڈ
سی پریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ پر اخبارات میں
لوگ اپنے اپنے خیالات پیش کر رہے ہیں۔
قرآن مجید کی آیت ۲/۲۲۱ کے
حوالہ سے طلاق کو ناپ و نفقہ ۲۸۱۸۱۸
ANACE کی بات بار بار دہرائی جا رہی
ہے۔ میرے خیال میں اس مطالعہ میں بہت
سے لوگ صحیح رخ پر سوچ کر فیصلہ کر سکیں
اور عدالت کی اصل نوعیت تک پہنچ سکیں اس
لیے چند باتیں پیش خدمت ہیں:

حقیقت

اول تو یہ کہ
دوسرے تو کیا خود مسلمانوں کی ۹۹٪
فی صد تعداد نہیں جانتی ہے کہ قرآن مجید
۱۱۲ سورتوں میں ۲۲۳۰ آیات ہیں یہ
ایک آسانی کتاب ہے جو اس کائنات
کے خالق مالک نے اپنے خاص بندے
محمد پر ۲۳ برس تک نازل کی یہ کسی انسان
کی تصنیف نہیں بلکہ کلام الہی ہے۔

قرآن اور عورت

کہ عورتوں کے معاملہ میں قرآن نے کیا
کیا احکامات دیے ہیں۔ اور جو جود بحث
اور عدالتی کارروائی میں کیا چیز لگا ہ
آج کل ہو گئی ہے۔ پہلی بات یہ کہ قرآن مجید
۲/۲۲۱ میں طلاق شدہ عورتوں کو فائدہ
پہنچانے کی بات کہی گئی ہے۔ یہ بات پوری
قانونی تفصیلات اور حالات کے ساتھ جو
آیت نمبر ۲/۲۲۶ سے شروع ہوتی ہے
تک بیان کی گئی ہے۔ اس پر اگر نظر ڈالی
جائے تو بات کا صحیح رخ سامنے آجائے گا
آیت نمبر ۲/۲۲۱ سے ۲/۲۲۱ خلاصہ
یہ ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے
کی قسم کھا، بیٹھیں ان کو چار ماہ سے
زیادہ قسم پر تعلقات زوجیت میں کاوٹ
ڈالنے رکھنے کی اجازت نہیں۔

خاندانی زندگی میں

بہت سی اہمیتیں اور
بہت سی اہمیتیں اور
بہت سی اہمیتیں اور
بہت سی اہمیتیں اور

مسکینوں کو تن دکھ جائیں انہیں
پہنچانے ہوں گے یا دونوں میں سے کوئی
ایک پر قدرت نہ ہو تو تین روز سے رکھنے
ہو گئے۔ مرد کے لیے یہ ایک روحانی سزا
ہے تاکہ وہ اپنی بیوی کے بارے میں کبھی
ایسی غیر ذمہ دارانہ قسم نہ کھاٹھے اس کا
آگے سے خیال رہے اس حکم میں عورت
کو بلاوجہ تنگ کرنے والے مرد پر ہو کہ
لگا دی گئی۔

طلاق

طلاق پلنے والی عورت
ایلا کے بھلے بھلے
اس پر ظلم کر کے اسے روک نہیں سکتا کیونکہ
تاری (۳۱۸) ایل ہے اس سماج اس کی
مدد کو آگے آگے گا۔ اور خاندانی نظام میں
عورت ہی سے جو کچھ سارے رشتہ منطے
ہوتے ہیں اور جلتے ہیں نیز BLOOD
RELATION بھی عورت ہی کے تعلق
سے جڑتے ہیں اس لیے پورا سماج اس کی مدد
کے لیے کھڑا رہے گا۔ مرد کو بھی طرح سے
عورت کا درجہ مرتبہ کا خیال کیے جا سکتی
ضروریات پوری کرنے کا عہدہ قائم رکھتے
ہوتے نہ کہ راز ہے ورنہ چاہے تو طلاق
دے کر چھٹی کر دیں۔

طلاق صرف دو بار

طلاق صرف دو بار ہے اس ڈوبار کی طلاق کو
رجعی طلاق کہتے ہیں آدمی مقررہ مدت
تک لے کر واپس لے لے تو یہی اسی
کی رہی لیکن طلاق کئی میں آگے کی طلاق
ایک یا دو بار بھی ہیں اس مدت میں جو
کو کھنا چاہے تو پچھلے طریقے سے رکھے
اور نہ کھنا چاہے تو تیسری طلاق کے بعد اب
مرد کو حق نہیں رہا کہ اس عورت پر اپنے
خانہ چھوڑنے کا دعویٰ دار بنا رہے بلکہ دونوں
میں علیحدگی ہو جائے گی اس صورت میں عورت
کو جو بھی مال زرد ماند دیا گیا ہوگا اسے
واپس لینے کا مرد کو حق نہیں۔

خلع یا خلاصی

کوئی عورت اپنے
مرد سے تنگ تھی
ہو تو وہ سماج کو اپیل کر کے اس آدمی سے
طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ جسے خلع کہتے
ہیں یعنی نارتق یا خلاصی یہ ایک طرح
کی ایسی طلاق ہے جو عورت نے خود بخود
مائل کی ہے۔

اصحاب قبول

یہی اسکی شادی یا نکاح نہیں کر سکتے۔
اصحاب قبول
کہتے ہیں ہماری ساری زبان میں اسے
تعمیر اور تنظیم دیکھتے ہیں۔
APPROVAL & APPROVAL
رہی ہے نکاح کی تعمیر کے لیے گواہوں
کے سامنے رکے سے قبول کر لیا جاتا ہے
اس کے بعد نکاح رجسٹر میں ان سب کے
دستخط ہوتے ہیں اس کے بعد تاخیر صاف
یاد دہانی جس کی دیکھ سکتے ہیں بلکہ
کی جو رسم دیکھی گئی، اب جو بیان کرتے ہیں
اسے نظر آتے ہیں۔

نکاح

نکاح کی بہت اہمیت تہائی اور نکاح کی
کارروائی کا ایک اہم جز تہائی خطی خدائی
مقدس آسمانی کتاب قرآن مجید کی چند
آیات اور احادیث رسول پر مشتمل ہوتے ہیں
جو بے حد مفید خاندانی نصیحت کے جوہر
سے سجھ لیا جاتا ہے۔

عہدہ نکاح

عہدہ نکاح
کوکھا جاتا ہے کہ جو تمام نکاح پرست
کی گواہی میں لڑا کر لیا جاتا ہے، انکے
کا عہدہ نکاح اس میں بہت اہمیت
یہ ہے کہ جب ایک لڑکی اپنا سب کچھ
اپنے آپ کو ایک مرد کے نکاح میں دیتی ہے
تو اس کے حقوق کی حفاظت بھی ہونی
والی آواز سننے کی گھڑی آئے اس لڑکی
کو کسی کے آگے ہاتھ نہ چھیلانا پڑے۔ بلکہ
ایسا وقت پڑنے پر اس کے پاس خود اختیار
کرنے کا سہارا موجود رہے۔ یا وہ جسطرح
اپنی مرضی سے اپنے بہر کی رقم کھا سکتا
ہاں طور پر کرے اس میں بہر کی روٹ آگئی
ہے دوسرے الفاظ میں اس عورت کا
SOCIAL INSURANCE

نکاح

نکاح کا مطلب ہے بندھن
میں آئے۔ اس موقع پر کوئی بزرگ بانوت
اور مذہبی دینی رہنما دو لہا دو لہا کو نکاح کے
بندھن میں باندھتے ہیں۔
شادی کی باہ کو عربی زبان میں نکاح
کہتے ہیں، نکاح کا مطلب ہے بندھن
میں آئے۔ اس موقع پر کوئی بزرگ بانوت
اور مذہبی دینی رہنما دو لہا دو لہا کو نکاح کے
بندھن میں باندھتے ہیں۔
شادی کے اس موقع پر تین اور
حضرات نکاح کی کارروائی میں اہم رول
ادا کرتے ہیں ان میں سے ایک دہن کی
طرف سے مقرر کیا گیا ویل ہوتا ہے اور
اس کے ساتھ لڑکے کی طرف سے منتخب
کردہ گواہ ہوتے ہیں۔
دیکھیں۔
نکاح کا مطلب ہے بندھن
میں آئے۔ اس موقع پر کوئی بزرگ بانوت
اور مذہبی دینی رہنما دو لہا دو لہا کو نکاح کے
بندھن میں باندھتے ہیں۔
شادی کے اس موقع پر تین اور
حضرات نکاح کی کارروائی میں اہم رول
ادا کرتے ہیں ان میں سے ایک دہن کی
طرف سے مقرر کیا گیا ویل ہوتا ہے اور
اس کے ساتھ لڑکے کی طرف سے منتخب
کردہ گواہ ہوتے ہیں۔
نکاح کا مطلب ہے بندھن
میں آئے۔ اس موقع پر کوئی بزرگ بانوت
اور مذہبی دینی رہنما دو لہا دو لہا کو نکاح کے
بندھن میں باندھتے ہیں۔
شادی کے اس موقع پر تین اور
حضرات نکاح کی کارروائی میں اہم رول
ادا کرتے ہیں ان میں سے ایک دہن کی
طرف سے مقرر کیا گیا ویل ہوتا ہے اور
اس کے ساتھ لڑکے کی طرف سے منتخب
کردہ گواہ ہوتے ہیں۔

نکاح

نکاح کا مطلب ہے بندھن
میں آئے۔ اس موقع پر کوئی بزرگ بانوت
اور مذہبی دینی رہنما دو لہا دو لہا کو نکاح کے
بندھن میں باندھتے ہیں۔

ہے، ہماری، جھوک ترک وطن، خدا، خانہ زاری جھگڑے، ماس ہو کے جھگڑے، اولاد کا مسئلہ، مزاج میں ان بن، گناہ کے خطرے، انہیں جیسے شراب، جوا، زنا، پرکاری، فضول خرچی وغیرہ مسائلات کیجی کسی جوڑے پر تے تو طلاق دینا کسی مرد کے لیے جان چھڑانے کو ضروری ہو جاتا ہے اور کبھی میں حالات کسی عورت کے لیے غراب بن جاتے ہیں کہ ایسے مرد سے طلاق لینا ضروری یا ماسک کو ضروری ہو جاتا ہے یہ ایک طرح کی ایسی قدرتی حالت ہے کہ اگر انسانی جوڑوں کو طلاق کا حق نہ ہو اور عورت کو طلاق حاصل کرنے کا بھی یعنی خلع کا حق نہ ہو تو پھر ایسے جوڑوں کو گناہ یا غراب کی زندگی جموڑا گزارنی پڑے گی۔ طلاق مشہور عورت کی کمی نہیں ہوتی ہیں اس میں سے قسم کی عورت کے لیے الگ الگ احکامات کے تحت WIFE-N/A کے دینا مرد کے ذمہ ہے۔

ایک سالہ

۲۳ اپریل ۱۹۸۵ء کو ہندوستان کی سپریم کورٹ کا فیصلہ جوشہ بانو کیس میں دیا گیا پورے ملک میں چرا کا موش بننا ہوا ہے۔ مسلم علماء اور دانشور بھی اپنی اپنی رائے لکھ رہے ہیں۔ ہمارے وطن کے دوسرے جہاں بھی اس پر لٹھا خیال فرما رہے ہیں۔

قدرت کا ایک عجیب اور حسین ترین شاہ کار عورت ہے۔ عورت نہ ہوتی تو اس دنیا کی رنگینیاں انھیاریوں میں مل جاتی۔ ایسے موقع پر ہم ایک کو اس عورت سے ہمہردی ہونا قرین بات ہے جو طلاق کا شکار ہوتی ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ ہم نے کئی اندھا دمن ایسی باتیں تو نہیں چلا رکھی ہیں جس کے سبب اس دکھاری کو اور مصیبت میں ڈال دیا جائے اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ہم نے تو ایک نای کو بلا کو سہارا دیا اور لے۔ TENCE- دلایا۔

انھیں ایک نام پر کالی کریم اصل واقعہ کی صورت میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک عورت چاہے اس کے شوہر نے اسے طلاق دی ہو یا خود اس نے طلاق حاصل کی ہو دوسری شادی جب تک کہ وہ اپنے اسی پہلے شوہر کی بیوی رہتی رہے گی کیا یہ بات کسی ناری کے لیے کسی باعزت عورت کے لیے کالی کے ہم معنی

نہیں جب انصاف کی زبان میں عورت کو یہ کہا گیا ہے کہ - WIFE INCL- UDES A WOMAN WHO HAS BEEN DIVORCED BY OR HAS OBTAINED DIVORCE FROM HER HUSBAND AND HAS NOT REMARRIED...

تکلیف کا پورا

آدمی ایسے نیکے کام چورا اور شیطاں صفت بھی موجود ہیں جو غربت میں یا کسی اور سبب اپنی بیوی سے جسمانی پیشہ کر کے پریشہ ہیں۔ اب کوئی عورت سماج میں یا کسی قانونی ذمہ کے تحت اس ظالم شوہر سے چھٹکارا حاصل کرتی ہے تو ہم اس کی مدد کرنے کے بجائے اسے گایاں دیتے ہیں کہ نہیں جب تک تو دوسری شادی نہ کرے اس نظام مرد کی WIFE ہے کہ بات انسانی اخلاقیات یا سماجی انصاف سے مل کے کھاتی ہے کیا یہ جہاں کسی ایسی عورت کو جیسا اپنی عزت اور ناموس عزیز بھگالی نہیں ہے۔

عورت کو ۱۵/۱۶ روزہ

سماج میں عورت کی قیمت لگائی گئی ہے کہ ایسی حالت میں ۱۵/۱۶ (ایک انیسائی روپے میں پیسے) ماہر خرچ ملتا رہے گا تو بعض حالات میں (۵۰۰/۰۰) پانچ سو روپے ماہانہ تک جاسکتا ہے جو بڑھتی ہوئی ۱۶/۶۶ (سولہ روپے چھاسٹھ پیسے) روزانہ پر رک گیا ہے۔

مغربیوں میں آٹا کیلے

جب ہم درماہ ایک مخصوص رقم ایسی عورت کے لیے مقرر کر دیں کہ کوئی پتہ نہ ہو تو نہیں چلا رکھی ہیں جس کے سبب اس دکھاری کو اور مصیبت میں ڈال دیا جائے اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ہم نے تو ایک نای کو بلا کو سہارا دیا اور لے۔ TENCE- دلایا۔

سعتہ د ومن قدر عتکہ رزقہ فلتنفق مینا آتہ اللہ لا یکن لکم اللہ نفسا إلا ما آتھا

سودہ طلاق آیت عدا یعنی خرچ کا پورا پورا حصہ ملنے میں ہر ایک کی حیثیت اور حالات کو دیکھ کر فیصلہ میں لایا جائیے جسے روزی زیادہ ملتی ہو اس پر زیادہ بار لگا دیا

مانا جا ہے اور جسکی مالی حیثیت کم ہو اس پر اسکی حیثیت کے مطابق خرچ کا پورا حصہ ڈال دیا جائے۔

السمانی قانون

بمقابلہ انسانی قانون انصاف کی ترازو میں تول کر دیکھو تو ہمو دکھائی دیتا ہے کہ اگر کوئی عورت کسی غریب مزدور کی مطلقہ ہے تب بھی یہ رقم درماہ اسے پوری نہیں ہو سکتی ایسے کو حساب لگانے پر ۵/۹۷ پیسے روزانہ ملے گا آج کے اس مہنگائی کے زمانے میں یہ رقم اسکے کسٹم کا میرے خیال میں تو ایک جھکارن بھی اس سے زیادہ پیر دانا سمجھ کر ہی ہوگی۔ پھر عدالتی فیصلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسے بڑھا کر جا لیا جائے تو اسے پانچ سو روپے ماہانہ دیا جاسکتا ہے چلے یہ بھی ایک لطیف ہوا کہ اب بڑھا کر اگر کوئی عادل منصف چاہے تو ۵۰۰ روپے ماہانہ کر دے یعنی روزانہ ۱۶/۶۶ پیسے واہ عورت کے روزانہ خرچ کی بھی خوب رہی۔

عزت کا تحفظ

کیا یہ انصاف کی عدالت کے شایان شان ہے کہ ایک طرف تو مطلقہ عورت کو چاہے اس نے اپنی ضرورت سے خود ہی طلاق لی ہو پہلے تو کالی فکر اسے اپنے سابق شوہر کی بیوی بنا سے رکھتے پھر اس پر بھروسہ کر دیا کہ خرچ دلائی جائے تو صرف ۵/۹۷ پیسے ماہانہ بہت مہربان ہوتی تو ۱۶/۶۶ پیسے روزانہ کسی شاعر نے جھلے اپنے ترنگ میں کہا ہو مگر یہ بات یہاں پوری طرح فٹ ہو گئی ہے۔

نملا ہے عدالت مدی خود جس کے قاضی ہیں یہاں جو بے خطا نکلا سے چھوڑا نہیں کرتے واہ رے بے چاری عورت اسکی کھانا خوراک میں بھی خوب بڑی قیمت دی گئی ہے۔ ہندوستان میں کسی جیلے ماس کو جاننے میں دشواری نہیں کہ یہاں ایک کشتہ کھینچنے والے کی بیوی بھی آٹنی سی رقم میں اپنا خرچ کھاتا کپڑا، دو اعلا نہیں چلا سکتی۔

مکان دیکھے مکان

اب قرآن اس کے سنے وہ کہتا ہے: انک توهن من حیث تکتئم من ورجد کتو۔ (سورہ طلاق آیت)

۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء " طلاق والی عورتوں کو عدت گزارنے کے لیے اپنی حیثیت کے مطابق رہنے سنبے کا مکان بھی دینا مرد کے ذمہ ہے۔ اب یہ بتایا جائے کہ قرآن مجید نے عورتوں کو مکان کا سہارا دیا مکان نہ ہو تو یہ عورت جھلا کہاں رہے گی۔ اپنے اسے ۱۵/۹۷ مرد سے ولا لیے اب وہ شرک پر بیٹھے کی یا کسی جنگل میں گذارا کرے یا پھر وہ نہیں مکان کر لے کر لے اس زمانے میں کر لیا کہ مکان دو سو سے پانچ سو روپے تک ملتا مشکل ہے۔ اس پر بڑی الگ تو کیا یہ بات انصاف کے ترازو پر برابر بیٹھتی ہے؟ یا قرآن کی بات زیادہ انصاف کی ہے۔

عورت کی آزادی کا حق

اب ایک خطرناک رخ کی طرف بھی ہمارے اس عدالتی فیصلہ کا اثر پڑے گا کہ عورت اپنے اس سابقہ گھر میں تو کتنے سے رہی۔ البتہ مئی آرڈر کی رقم ۱۵/۹۷ پتہ نہیں آپ اس کو کس پتہ پر بھیجیں گے جب کہ بیچاری وہ بے مکان ہے۔

مطلد و مرد اور کون

عورت خلد نہ کرے کہ کہیں اگر حاملہ PREG-NENT ہوگی تو اس لیے باہمی کا باب آپ کس کو بنائیں گے۔ سابقہ شوہر کو؟ یا پھر کسی اور کو؟ اور بچہ کی پیدائش کا بار کون اٹھائے گا۔ بچہ کی پرورش کون کرے گا اور کہاں ہوگی سابقہ شوہر کے گھر میں تھی نہیں باہر تھی آئے ۱۵/۹۷ کا مٹی آرڈر سے بننا ویا لیکن مکان نہیں تھا حفاظت نہیں تھی کوئی سہارا نہیں تھا۔ اب میں آزاد ہوں پہلو اور بھی

ساتھ ہے۔ قرآن مجید نے بچہ کی پرورش کی پوری ذمہ داری مرد پر ڈالی عورت پر نہیں، عدت پوری ہوتی یا وضع حل ہو عورت نے آزادی پائی، اپنی پسند کا نکاح کر لے اور نہ کرے تو اس کی مرضی، صلح میں اس کے خونی رشتہ (Blood Relation) میں بھی وراثت میں باپ کے مال کی حقدار، ماں کی وارث اور لدا وراثت میں بھی اس کو حق ہے حتیٰ کہ قرآن نے کہا،

وراثت کا آسمانی قانون

وخل الارث مثل ذلک لعلہ اخراجات کا پورا پورا صلح وارثوں پر بھی ذال دیا جائے گا، حتیٰ کہ حدیث شریف میں رسول اللہ نے فرمایا کہ جس کو کوئی وارث ولی (wardian) نہیں اس کا میں خود مرد وارثوں، دوسرے منوں میں صلح یا بیعت یا حکومت اس عورت کی نکالت کرے گی، ایک عورت کو نکاح کا بیٹنام دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کوئی بیوی ہو یا پھر ہو چکی ہو یا شادی کے بعد من والی ہو تو طلاق پا کر (WIFE) بیوی یا زوجہ کی حیثیت سے آزاد ہو چکی ہو یا صلح حاصل کر کے خود طلاق لے کر آزادی کا پروانہ لے لیا ہو، کسی کی بیوی نہ ہو تو کسی کوئی شریف آدمی اس سے شادی کی بات سوچ سکتا ہے اور خاندان کے لوگ بچہ میں دلچسپی لے کر نکاح کا بیٹنام اس عورت تک پہنچانے کو پھیل کریں گے،

سابقہ شوہر کی سداہنگی

لیکن جب ہم اپنے قانونی فیصلہ میں طلاق شدہ عورت کو یا خود اس نے اپنی مرضی سے طلاق لی ہو تب بھی اسے اپنے سابق شوہر کی بیوی کا بیٹنام بھیجے اور کسے کوئی اس بات کی عزت کرے گا اس صورت میں تو عورت ادھر کی رہی نہ ادھر کی۔

مطلد و مرد اور کون

عورت خلد نہ کرے کہ کہیں اگر حاملہ PREG-NENT ہوگی تو اس لیے باہمی کا باب آپ کس کو بنائیں گے۔ سابقہ شوہر کو؟ یا پھر کسی اور کو؟ اور بچہ کی پیدائش کا بار کون اٹھائے گا۔ بچہ کی پرورش کون کرے گا اور کہاں ہوگی سابقہ شوہر کے گھر میں تھی نہیں باہر تھی آئے ۱۵/۹۷ کا مٹی آرڈر سے بننا ویا لیکن مکان نہیں تھا حفاظت نہیں تھی کوئی سہارا نہیں تھا۔ اب میں آزاد ہوں پہلو اور بھی

دوسری شادی نہ کرے،

عورت کو دوسری شادی کی اجازت

لیکن انصاف والوں سے بڑے ادب سے درخواست ہے کہ دوسری شادی اس عورت سے کون کرنے کو تیار ہے، جسے آپ نے اب تک کسی کی وافت بنا رکھا ہے، آپ کو چاہئے تھا کہ کوئی مدت تو ہو ہی مقرر کرے کہ عورت کو آزادی کا پروانہ کس تاریخ کو دیا جائے گا تو اس میں مل جائے گا کہ جو تو، قرآن مجید نے عورت کے لئے بہر حال مدت کا وقت حالات کے تحت مقرر کر دیا،

میرے بیوی کون و منکوحا

میرے بیوی کون و منکوحا معشوقہ

میرے بیوی کون و منکوحا معشوقہ

میرے بیوی کون و منکوحا

AMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

مٹو کے اصلی نورانی تیل کی خاص پہچان

لیبل پر مینوفیکچرنگ لائسنس
نمبر U18/77 ضرور دیکھیں
کیپسول پر (7) مارک دیکھیں
اگر لیبل پر مذکورہ لائسنس نمبر نہ ہو
اور ایسی ہی مارک نہ ہو یا دوسرا مارک ہو تو
ہرگز نہ خریدیں۔



نورانی تیل

درد، زخم، چوٹ، کٹنے، جلنے
کی مشہور دوا

انڈین کیمیکل کمپنی، مونا پور، یوپی

جہاں نورانی تیل کی شہرت
پرس کے نام اور کھانا کھانے اور رات
کے کھانا کھانے سے

دو خانہ طبی کالج ایسٹریسیٹنگ

پہلے شہر اور پینٹ ڈوائس

دو خانہ طبی کالج ایسٹریسیٹنگ

پہلے شہر اور پینٹ ڈوائس

پرنسپل ایسٹریسیٹنگ ایسٹریسیٹنگ
میں طبع کر کے دقتوں سے تعلق دار السلام ندوۃ العلماء کے شاخہ کیا

بسبب میں

میسوہ جات سے بھر پور
بٹھاریاں اور حلوائی
عندک و لذیذ
سلیمانی آفسلاطون
رست کے علاوہ خصوصیت بہت سے

ڈرائی فروٹ برنی
بلک ٹیک • قلاقند • ملائی • برنی • کوکوسٹائی برنی
ہر قسم کے تازہ و خشک
بکٹ
اور
نان خطائیاں
ضمیمہ کے ساتھ استعمال کریں

سلیمان عثمان مٹھائی والے
مینتارہ مسجد کے نیچے بمبئی 320050
تیکڑی - ۳۳ - محمد علی روڈ بمبئی - ۳

بسبب میں نفیس اور عمدہ چائے کے ٹوک خوردہ فروش

عباس علام الدین اینڈ کمپنی

Abbas Alauddin & Co.

WHOLESALE AND RETAIL TEA MERCHANTS
44, Haji Building 3, Y. Patel Road
Nariman Point, BOMBAY 7
TELE. ADD. CUPPETTLE
PHONE 862220
898184

اسپیشل مسکچر	کپ برائڈ
اسپیشل مری	گولڈن ڈسٹ
ہوٹل مسکچر	فلوریڈا، اوپنی
سوداگر مسکچر	سوپر ڈسٹ

جائی بی بی ایس، وی بی بی ایس روڈ
لی بازار
بسبب